سوال

(48) میں ایک فاضل شخص سے شادی کرنا چاہتی ہوں لیکن اس کے والدین نہیں مانتے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک بہت ہی فاضل شخص سے محبت کرنے لگی ہوں لیکن اس کے گھر والے مجھے پسند نہیں کرتے، جس کا ایک سبب تو یہ ہے کہ میں پہلے سے شادی شدہ ہوں اور میری ایک بچی بھی ہے اور دوسرا اسبب یہ ہے کہ میں نے انہیں اپنے ایک بہت ہی بڑے جھوٹ سے دھوکہ دیا ہے۔ لیکن اللہ کی قسم! میں اب اس جھوٹ کا کفارہ دے چکی ہوں۔ اور اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ وہ مجھے معاف فرمائے اور وہ بھی مجھے معاف فرمادیں۔ میں الحمدللہ پہلے سے بھی زیادہ دین پر عمل پیرا ہوں اور پردہ بھی کرنا شروع کردیا ہے اور قرآن مجید بھی حفظ کرلیا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ:

کیا اس کے گھر والوں کی رضامندی کے بغیر ہماری شادی صحیح ہوگی اور کیا اس کا مجھ سے شادی کرنا والدین کی نافرمانی شمار ہوگا؟ باوجود اس کے کہ ہم دونوں بہت محبت کرتے ہیں اور میں اعتراف کرتی ہوں کہ الحمدللہ اس نے مجھے بہت زیادہ تبدیل کردیا ہے اور مجھے زیادہ دین پر چلنے والی بنا دیا ہے اور کیا میں ولی کے بغیر شادی کرسکتی ہوں؟

کیونکہ میرے والد صاحب کا اصرار ہے کہ اس کے گھر والے راضی ہوں تو پھر یہ شادی ہوسکتی ہے۔ آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ میرے والد صاحب نے مجھے چھوڑ رکھا ہے۔ کبھی کبھار ہی میرا پتہ لینے آتے ہیں۔

اللہ تعالی اس شخص کو جزائے خیر عطا فرمائے، وہی میرا اور میری بیٹی کا خیال رکھتا ہے اور ہمیں مکمل محبت اور امان سے نوازتا ہے۔ اور میری یتیم بیٹی کو بھی والد جیسا پیار مہیا کرتا ہے۔ وہ اس سے وہ سلوک کرتا ہے۔ جو اس کے گھر والوں نے بھی نہیں کیا۔ محترم مولانا صاحب میں اور میری بیٹی بہت ہی زیادہ محبت ورعایت کے محتاج ہیں، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ کچھ معلومات فراہم کریں۔ اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر دے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

للہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے آپ کا سوال کئی ایک اُمور پر مشتمل ہے، کچھ تو تنبیہ کے محتاج ہیں اور کچھ کے متعلق سوال ہے:

سوال میں شادی کے متعلق والد کی موافقت کے بارے میں پوچھا گیا ہے کہ آپ کے والد کی رضامندی ضروری ہے۔ کہ نہیں؟ تو اس کے بارے میں گزارش ہے کہ آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ شریعت اسلامیہ نے عقد نکاح صحیح ہونے کے لیے عورت کے ولی کی شرط لگائی ہے جس کے بہت سے دلائل قرآن وسنت میں موجود ہیں۔

عقد نکاح میں اللہ تعالیٰ نے جو یہ شرط لگائی ہے اس میں بہت بڑی حکمت ہے۔ مردوں میں اصل چیز یہ ہے کہ وہ عقل کے اعتبار سے کامل ہیں اور مصلحتوں کو زیادہ جاننے والے ہیں

اور دوسرے مردوں کے حالات کا بھی انھیں زیادہ علم ہوتا ہے۔ کہ عورت کے لیے کون سا مرد مناسب رہے گا؟ وار انھیں یہ فیصلہ کرنے پر زیادہ قدرت ہے۔ بالخصوص جب عورت اپنے جذبات میں قابو آجاتی ہے۔

بالفرض اگر ولی میں عیب ہو جس کی وجہ سے وہ ولی نہیں بن سکتا ہو اور اپنی ولایت میں بسنے والی عورت کے معاملات نہ چلا سکتا ہو پھر وہ بغیر کسی شرعی عذر کے کسی مناسب رشتہ سے عورت کا نکاح کرنے سے انکار کرتا ہو تو اس حالت میں ولایت اس کے بعد والے شخص میں منتقل ہو جائے گی مثلاً والد سے دادا ہیں۔

رہا مسئلہ اس شخص کے گھر والوں کی رضا مندی کا تو اس کے بارے میں گزارش ہے کہ شادی کے صحیح ہونے میں ان کی رضا مندی شرط نہیں کیونکہ مرد خود ہی اپنے آپ کا ولی ہے۔ اس کے لیے اپنی شادی کرنے میں کسی کی موافقت کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی مرد کے گھر والوں کو یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ بغیر کسی شرعی سبب کے اسے شادی سے روکیں۔ لیکن لڑکے کو والدین کی رضامندی کا خیال رکھنا چاہیے کیونکہ ان سے حسن سلوک کا حکم ہے اور ایسا کرنا اچھا اور بہتر ہے اور ایک مستحسن امر ہے اور اس رضا مندی کے حصول کے لیے ان کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے سامنے مافی الضمیر کا اظہار کرے پہنچا جا سکتا ہے۔ جس سے وہ راضی ہو جائیں اور اس کی اختیار کردہ لڑکی سے شادی پر رضا مندی کا اظہار کردیں۔ نیز اس میں اللہ تعالیٰ سے دعا اور والدین کے ساتھ احسن انداز میں بات چیت اور مطئین کرنے کے لیے کسی اچھے اسلوب اور طریقے کو استعمال کرنا چاہیے اور مدد لینی چاہیے اور نرم رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

ہم اپنی سوال کرنے والی عزیز بہن کو متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے سوال میں جو یہ ذکر کیا ہے کہ بہت ہی شدید قسم کی محبت ہو چکی ہے اور ہم محبت کرنے لگے ہیں اور آپ کا یہ کہنا کہ وہ ہمیں ہر قسم کی محبت دیتا ہے اور یہ بھی سوال میں ہے کہ میں اور میری بیٹی اس کی محبت کے محتاج ہیں۔

اس کے بارے میں ہم کہیں گے کہ آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ مسلمان مرد اور عورت پر ضروری ہے کہ اپنے آپ کو ایسے اسباب سے بچا کر رکھے جو اس کے دل کو کسی ایسے شخص سے معلق کردے جو اس کا خاوند نہیں۔ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ انسان میں محبت ایک ضروری چیز ہے جس میں انسان کو کوئی اختیار نہیں۔ لیکن کچھ ایسے امور اور اسباب پائے جاتے ہیں جن کے کرنے سے یہ محبت زیادہ ہوتی ہے اور اسی چیز سے روکا گیا ہے اور اس کی مثال مرد عورت کا ایک دوسرے سے بات چیت کرنا جس سے ایک دوسرے کے جذبات ابھریں، اسی طرح بار بار ایک دوسرے سے ملنا اور ملاقاتیں کرنا بھی ایک سبب ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان ہے کہ "تم (اجنبی) عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔" [1]

اس جیسے امور اس لیے حرام ہیں تاکہ اس سے پیدا ہونے والے غلط کاموں کو سد باب کیا جاسکے اور اس کی حکمت یہ ہے کے کہیں عورت کا اس سے دل معلق نہ ہو جائے جس کے ساتھ اس کی شادی نہیں ہو سکتی اور اگر دل معلق ہو گیا اور شادی نہ ہو سکی تو دونوں عذاب کا شکار ہو جائیں گے۔ جیسا کہ زمانہ قدیم اور موجودہ دور محبت کرنے والوں کی حالت ہوتی رہی ہے اور اس وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اطاعت سے غافل ہو جائیں گے۔ اس تعلق کے نقصانات میں امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتابوں میں "الدواء والدواء" اور "اغاثۃ اللھفان" میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ بہتر ہے کہ آپ انہیں پڑھیں۔

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو شرعی پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے تو اپنے ظاہری پردے کو دل کے پردے سے مکمل کریں اس شخص سے حالیہ تعلقات کو دیکھیں اور اس سے کنارہ کش ہو جائیں اور ہر اس سبب سے دور رہیں جو آپ کو اس سے معلق کرنے کا سبب ہو مثلاً اس سے بات چیت کرنا یا اس کا آپ کے گھر میں آکر ملاقاتیں کرنا وغیرہ یہ سب کچھ حرام ہے۔

جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے کہ وہ شخص بھی بہت دین دار ہے اس لیے اسے بھی یہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اس جیسے معاملات سے پرہیز کرے تاکہ شیطان کو داخل ہونے کا موقع نہ مل سکے اور جو کچھ اس نے آپ کی یتیم بچی سے حسن سلوک کیا ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کا اجر و ثواب عطا فرمائے لیکن اسے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"خبردار! جو آدمی بھی کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرتا ہے ان دونوں کا تیسرا (ساتھی) شیطان ہوتا ہے۔"[2]

اور آپ کی یہ امید کہ اس شخص سے شادی کرنے میں خیر و بھلائی اور بہتری ہے۔ ہم آپ سے گزارش کریں گے کہ یہ امید مندرجہ ذیل اُمور بجالانے سے برآئے گی:

1۔ نماز استخارہ کثرت سے ادا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی آسان کر دے۔

2۔ اوپر جن اشیاء سے بچنے کا اشارہ کیا گیا ہے۔ ان سے دور رہا جائے تاکہ کسی غیر محرم شخص سے تعلق پیدا نہ ہو اور بندے کو اپنا مطلوب اس وقت حاصل ہوتا ہے جب وہ شریعت اسلامیہ پر عمل پیرا ہو اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا رہے۔

3۔ سوال میں جس محبت کا ذکر کیا گیا ہے اس کی حدت میں کمی کرنے کی کوشش تاکہ آپ اس کے خطرات کا ادراک کرتے ہوئے اس سے نکل سکیں اور اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا لگاؤ پیدا کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ کے کلام میں غور و تدبر پیدا کریں۔

4۔ اپنے والد کی رضامندی اور قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اس کے ساتھ ساتھ والد کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں ایسا کرنے سے ہوسکتا ہے کہ اس کا دل نرم ہوجائے اور وہ آپ کی سعادت اور خوشی کو مدنظر رکھتا ہوا سے پورا کرسکے۔

5۔ اس شخص کے گھر والوں سے معذرت کریں اور ان سے ایسا سلوک کریں جس سے آپ کے اس فعل پر ندامت کا اظہار ہوتا ہو۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں یہ شادی قبول ہوجائے اور پھر اسی وجہ سے آپ کے والد بھی اس شادی پر رضامندی کا اظہار کر دیں۔

6۔ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونے کے لیے تیار کریں۔ اگرچہ وہ چیز آپ کو ناپسند ہی ہو اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہونا چاہیے۔ اس سے آپ کو یہ فائدہ ہوگا کہ جب انسان کے سامنے وہ چیز آئے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو وہ اس صدمے کو آسانی سے قبول کرلیتا ہے اور اگر وہ اسے قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہو تو انسان کے ایمان کے ضائع ہونے یا پھر اسمیں کمزوری کا خدشہ رہتا ہے یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے بارے میں غلط قسم کے خیالات سے رکھنے لگتا ہے۔

7۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو بچی عطا کی ہے اس یتیم بچی کی اسلامی تربیت کرنے کی حرص رکھیں اور اس سے اچھا سلوک کریں کیونکہ یتیم کی پرورش اور کفالت کرنے میں عظیم اجر وثواب ہے، جس کی بنا پر ہوسکتا ہے آپ کو برکت حاصل ہو اور وقت میں بھی برکت ملے اور اسی طرح باقی معاملات میں بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال رہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ پر اپنی بے شمار نعمتیں پوری کرے اور آپ کے دل میں ایمان کو ثابت رکھے اور آپ کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق عطا کرے اور اگر آپ دونوں کے لیے اس شادی میں خیر ہے تو اس میں آسانی پیدا کرے اور ہمیں اور آپ سب کو صراط مستقیم کی ہدایت نصیب فرمائے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

---

[1]۔(مسلم)(2172) کتاب السلام : باب تحریم الخلوۃ بالاجنبیۃ والدخول علیھا)

[2]۔ صحیح مسلم : صحیح الجامع الصغیر (2546) ترمذی (2165) کتاب الفتن : باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ (1171) کتاب الرضاع : باب ماجاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیات، المشکاۃ (3118) السلسلۃ الصحیحۃ (430)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 96

محدث فتویٰ